Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۴ فروری ۱۹۸۰ء	نمبر ۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیدین اور جمعہ سے بھی مبارک دن انسان کی توبہ کا دن ہے

حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے

"وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے۔ اور ہر عید سے بڑھ کر ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضبِ الٰہی سے نجات دے دے۔ توبہ کرنیوالا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دُور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔"

"احادیث اور کتب سابقہ سے یہی پتہ لگتا ہے کہ جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ خوشی کی بات تو ہے ہی کہ انسان گناہوں کے نیچے دبا ہو اور ہلاکت اور موت ہر طرف سے اس کے قریب ہو عذاب الٰہی اس کے کھا جانے کو تیار ہو کہ وہ یکایک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو بُعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کرکے خدا تعالیٰ کی طرف آجاوے۔ وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اس کے بندے سے کوئی غلطی اور کمزوری بھی ہوتی ہے پھر بھی وہ توبہ کرکے امن میں داخل ہو۔ پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایام سے افضل ہے کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۳ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۱۰ فروری کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

• حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی رقم فرماتی ہیں

حضرت حافظ وزیرآبادی صاحبؓ کی بیٹی عطیہ جنہوں نے فضل عمر سکول میں لمبا عرصہ تک قرآن مجید اور دینیات کی تعلیم بھی دی ہے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں:۔

انگلستان میں ہمارے مبلغ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو گزشتہ دنوں دل کا ہلکا سا حملہ ہوا تھا۔ چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہ کر گھر واپس آ گئے تھے۔ لیکن پھر تکلیف ہونے پر دوبارہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور خدمت دین کی مقبول توفیق سے نوازے۔

الفضل کا مصلح موعود نمبر

روزنامہ الفضل ۱۷ فروری ۱۹۸۰ء کو یوم مصلح موعودؓ کے مبارک موقعہ پر ایک خصوصی ضخیم نمبر نکال رہا ہے۔ جس میں اس موضوع پر کارآمد مضامین شامل اشاعت ہوں گے۔ اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۰ ہجری
۱۴ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش
۱۴ فروری ۱۹۸۰ء

غلبۂ اسلام کا تیسرا اہم ذریعہ ۔۔۔ دعا

گزشتہ دو اداریوں میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے غلبۂ اسلام کے دو اہم ذریعوں یعنی (۱) سچے اور حقیقی ایمان اور (۲) مالی وجانی قربانیوں کے ذریعہ انتہائی جدوجہد کی اہمیت پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس ضمن میں آج ہم ایک نہایت ہی اہم اور حد درجہ مؤثر ذریعہ کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہیں اور وہ ہے دُعا۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے ہمارا سچے اور حقیقی ایمان سے مالا مال ہونا ضروری ہے اور پھر یہ بھی از بس ضروری ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے مالی وجانی قربانیوں کے ذریعہ انتہائی جدوجہد بروئے کار لائیں۔ لیکن ہم اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باعث صرف ایک حد تک ہی جدوجہد کر سکتے ہیں یعنی اپنی استعداد کی آخری حد تک۔ اور اگر ہم جدوجہد کو اپنی استعداد کی آخری حد تک پہنچا بھی دیں تب بھی ہم بظاہر حالات اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایک آدمی کا دل بدلنا اور اسے جیتنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر ہم چاہیں بھی اور کوشش بھی کریں تو کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں کے دلوں کو محض اپنی کوشش سے بدلنا اور انہیں اسلام کا گرویدہ بنانا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم محض کوشش پر ہرگز تکیہ نہ کریں بلکہ اپنی کوشش اور جدوجہد کو انتہا تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں کہ وہ فضلِ خاص کے طور پر اپنے دستِ قدرت سے ہماری ناتمام کوششوں میں ایسی برکت ڈالے کہ لوگوں کے دل بدل جائیں اور وہ دیوانہ وار اسلام کی آغوش میں کھنچے چلے آئیں۔

اشاعت و تبلیغ کے نتیجہ میں دلائل قاطعہ اور حججِ ساطعہ سے معترضین کو چپ تو کرایا جا سکتا ہے لیکن ان کے دلوں کو نہیں بدلا جا سکتا۔ دل تو دعاؤں کے نتیجہ میں ہی بدل سکتے ہیں۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں سچے اور حقیقی ایمان سے مالا مال ہونے اور مالی وجانی قربانیوں کے ذریعہ انتہائی جدوجہد بروئے کار لانے پر زور دیا ہے وہاں ساتھ ہی غلبۂ اسلام کے لئے خاص توجہ اور درد سے دُعائیں کرنے اور کرتے چلے جانے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم حضور علیہ السلام کے بعض نہایت ہی اہم اور بیش قیمت ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

اسی تعلق میں حضور علیہ السلام نے جس بنیادی امر کی وضاحت فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ کا یہی طریق رہا کہ وہ اپنی استعداد کی آخری حد تک لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے اس کے باوجود بھی جب لوگ حق کو قبول کرنے اور اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے پر آمادہ نہ ہوتے تھے تو وہ دُعاؤں پر پہلے سے بہت بڑھ کر زور دینا شروع کر دیتے تھے اور ان کی دُعاؤں کے نتیجہ میں ہی دنیا کی کایا پلٹ جاتی تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

(۱) "انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ یعنی جب ایسا وقت آجاتا ہے کہ انبیاء اور رسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو وہ پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۳، صفحہ ۳۲۴)

(۲) "انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دُعا کی طرف توجہ کی تا کہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہُوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کشی ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی اور اُسی سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔" (البدر ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء)

غلبۂ حق کی جدوجہد میں دُعاؤں کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام نے جہاں اسلام کی صداقت اور کل ادیان پر اس کی لازوال فوقیت کو آشکار کرنے کے لئے حجج ساطعہ اور براہین قاطعہ پیش کر کے مخالفینِ اسلام کو لاجواب کیا اور انہیں ہتھیار ڈالنے اور میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیا وہاں آپ نے غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ حق یہ ہے کہ آپؑ نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے لئے تدبیر اور دُعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچایا۔ آپؑ کو اس بات پر پختہ ایمان اور یقین حاصل تھا کہ اسلام ہماری تدبیروں اور کوششوں سے نہیں بلکہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں غالب آئے گا اسی لئے آپؑ نے واضح فرمایا کہ ہماری کامیابی کا ہتھیار صرف اور صرف دعا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دُعا پر ہے۔ دُعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دُعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دُعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا :-

"دُعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دُعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھلا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے لئے اب یہی ایک راہ ہے ...... ہمارے نزدیک دُعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے؟" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷، صفحہ ۲۸)

اور پھر خاص غلبۂ اسلام کے ضمن میں دُعا کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دُعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دُعا ہی کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ اور تسلط عطا کرے گا۔ ...... اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوشش سے اور دُعا ہی سے فتح ہے نہ قوتِ بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اُسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ...... الخ۔ اور آدمِ ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دُعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

الغرض غلبۂ اسلام کا تیسرا اور نہایت ہی اہم ذریعہ دُعا ہے۔ ہمارا یہ ایک نہایت ہی اہم فرض ہے کہ ہم سچے اور حقیقی ایمان سے (جو دنیا کی کایا پلٹنے کا موجب ہُوا کرتا ہے) اپنے آپ کو مالا مال کرنے اور دُنیا میں دین کی سربلندی کی خاطر اپنی مالی وجانی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ اسلام کے کامل ظہور کے لئے دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں بلکہ تدبیر کے ساتھ ساتھ دُعا کو بھی اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ یہی وہ طریق ہے کہ جس سے اسلام دنیا میں اس طور سے غالب آئیگا کہ نوعِ انسانی امت واحدہ میں تبدیل ہو کر رہیگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے اور دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور پھر خود ہی اُنہیں قبول فرما کر ہمیں ہماری مراد عطا کر دے کہ ہم اسلام کو پورے کرۂ ارض پر غالب آتا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا درخشندہ ثبوت

(مکرم خلیل احمد صاحب ۔ دفتر وقفِ جدید ربوہ)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت ہی اہم دن ہے ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفینِ اسلام کو زندہ و تابندہ نشان دکھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور جو دعائیں کی تھیں یہ ان کی قبولیت کا دن ہے ۔ آج کے دن آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خوشخبری پاکر ایک اولوالعزم فرزند موعود کے پیدا ہونے اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے غیر معمولی سامان ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی ۔ یہ پیشگوئی عرف عام میں "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے موسوم ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اولوالعزم فرزند موعود کی عظیم الشان صفات سے آگاہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ :-

"وہ کلمۃ اللہ ہے ۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے ۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا ۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

خدائی خوشخبریوں اور گذشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ موعود لڑکا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی روز شرائط بیعت کا اعلان فرما کر جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی ۔ اس سے ایک اہم تعلق واضح ہو جاتا ہے جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش کو جماعت احمدیہ کے قیام اور غلبۂ اسلام سے ہے ۔

یوں تو پیشگوئی مصلح موعود جو ایک بہت تفصیلی پیشگوئی ہے کا ہر فقرہ اپنی جگہ ایک الگ پیشگوئی کا حامل ہے ۔ مگر ذیل میں صرف حضور کے علوم ظاہری سے پُر ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

حضرت مصلح موعود کی تعلیم

اس کے بارہ میں اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ آپ کی صحت شروع سے ہی خراب رہتی تھی جس کی وجہ سے آپ تعلیم کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکتے تھے ۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ مصلحتِ الٰہی یہی تھی کہ آپ سکولوں میں کچھ زیادہ تعلیم حاصل نہ کریں ۔ آپ شروع سے ہی سکول میں تعلیمی لحاظ سے کمزور لڑکوں میں شمار ہوتے تھے اس بات کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی احساس تھا ۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو (جو اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر تھے) جنوری ۱۹۰۵ء کو ایک خط لکھا ۔ اس میں آپؑ نے رقم فرمایا :-

"آپ کو معلوم ہے کہ محمود احمد پڑھائی میں بہت کمزور ہے اس لئے میرے نزدیک یہ تجویز مناسب ہے کہ آپ تجویز کر دیں کہ ایک ہوشیار طالب علم ایک وقت مقرر کر کے اس کو پڑھایا کرے ۔ جو کچھ آپ مقرر کریں اس کو ماہ بماہ دے دیا جائے گا ۔"

اور اسی سلسلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں :-

"آپ (حضرت میاں محمود احمد صاحب) اسکول میں پڑھتے تھے مگر ہر جماعت میں فیل ہوتے تھے ۔ لیکن ہم پھر بھی اگلی جماعت میں بڑھا دیتے تھے اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہیں ۔"

(الفضل ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

یہ ایسے بزرگ کی شہادت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے ۔ اس سے حضرت مصلح موعود کی دنیاوی تعلیم کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے ۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنی صحت اور تعلیمی حالت کے بارے میں خود فرماتے ہیں :-

"آنکھوں میں ککرے جگر کی خرابی عظم طحال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا یہ فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا ۔"

(از الموعود صفحہ ۰)

مزید فرماتے ہیں :-

"دنیوی لحاظ سے میں پرائمری فیل ہوں ۔ مگر چونکہ گھر کا مدرسہ تھا اس لئے اوپر کی کلاسوں میں مجھے ترقی دیدی جاتی تھی پھر مڈل میں فیل ہوا ۔ مگر گھر کا مدرسہ ہونے کی وجہ سے پھر مجھے ترقی دیدی گئی آخر میٹرک کے امتحان کا وقت آیا تو میری ساری پڑھائی کی حقیقت کھل گئی ۔ اور میں صرف عربی اور اردو میں پاس ہوا ۔ اور اس کے بعد پڑھائی چھوڑ دی ۔ گویا میری تعلیم کچھ بھی نہیں ۔"

(تفسیر کبیر سورۃ کوثر صفحہ ۴۷۵)

مندرجہ بالا اقتباس سے حضرت مصلح موعودؓ کی دنیاوی لحاظ سے تحصیل علم کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے ۔ باوجودیکہ آپ کی باقاعدہ تعلیم معمولی سی تھی ۔ جس کو آپ نے خود تسلیم کیا ہے ۔ چونکہ آپ ہی مصلح موعود تھے اور مصلح موعود کا علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا ضروری تھا ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم ظاہری و باطنی خود عطا فرمائے اس سلسلہ میں حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"وہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ اسے آسمان سے اپنے علوم سکھائے گا اور فرشتے وہ علوم اسے پڑھائیں گے جو دین کے لئے ضروری ہیں ۔ میری حالت یہ تھی کہ میں انگریزی کی دو سطریں بھی صحیح نہیں لکھ سکتا تھا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود میری ایسی تربیت کی کہ ہر علم میں مجھے ملکہ عطا کیا اور ہر قسم کے علوم سکھائے ۔"

(تقریر لدھیانہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کے پاس علوم باطنی ہی نہیں بلکہ علوم ظاہری کا بھی خزانہ تھا ۔ آپ نہ صرف دنیا کے ہر علم سے پوری واقفیت رکھتے تھے ۔ بلکہ ہر علم پر محاکمہ فرماتے اور جملہ دنیوی علوم کے نقائص اور خامیوں سے پوری طرح آگاہ تھے اور ان پر تنقید بھی کرتے تھے ۔ غرض اللہ تعالیٰ نے حضور کو دینی اور دنیوی علوم سے بہرہ ور فرمایا تھا ۔ آپ کے پاس ہر قسم کے ماہرین علم ملاقات کے لئے آتے تھے ۔ وہ آپ کے تبحر علمی پر مبہوت ہوئے بغیر نہ رہتے ۔

مطالعہ

حضرت مصلح موعودؓ کے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خدائی جماعت کی قیادت کی گئی تھی جس کی اکثریت تعلیم یافتہ تھی جس کے نوجوانوں میں مختلف علوم کے جاننے والے ہی نہیں بلکہ ماہر بھی تھے ۔ آپ ان کی مشکلات دور کر کے موجودہ زمانہ کے علمی اور سائنسی مسائل کا تدارک فرماتے ۔ کہیں سائنس اور مذہب کے ٹکراؤ کو دور کرتے اور کہیں انسان کے چاند پر پہنچنے کی توجیہہ فرماتے کہیں تاریخی مسائل کو بیان فرماتے اور کہیں ماہرین عمرانیات کی عقدہ کشائی فرماتے ۔ کبھی تصوف کے مسائل پر بصیرت افروز روشنی ڈالتے تو کہیں اخلاقیات کے نظریے کو اسم تشریح کرتے ۔ کہیں اسلام اور سوشلزم کا نزاع اور کہیں اسلام اور کمیونزم کا جھگڑا کہیں دیگر مذاہب سے موازنہ تو کہیں اسلام کے اندر بدرسومات کے خلاف جہاد ، غرض اس طرح کے مختلف النوع مسائل کو سلجھانے کے لئے ایک وسیع مطالعہ کی ضرورت پیش آتی ہے ۔ حضرت مصلح موعودؓ کی زیرِ مطالعہ کتب کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ حضور نے مختلف علوم کی بے شمار کتب کا مطالعہ کیا تھا ۔ ذیل میں صرف ان علوم کی کتب کے نام دیئے جا رہے ہیں ۔ جن پر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھے ہیں ۔

کتب سلسلہ احمدیہ	۱۶۳۰
کتب انگریزی لٹریچر	۱۳۳۵
کتب اردو ادب	۸۱۶
کتب تاریخ و سوانح	۶۸۰
کتب سوشل سائنسز، اقتصادیات، سیاست، قانون وغیرہ	۴۹۰
کتب عربی ادب	۳۰۲
کتب علم تصوف	۲۰۶
کتب عیسائیت	۱۸۰
کتب فلسفہ و نفسیات	۱۸۰
کتب علم تفسیر	۱۷۷
کتب ہندو و سکھ مذہب	۱۵۷
کتب اہل سنت والجماعت	۱۵۰
کتب علم حدیث	۱۴۲
کتب اسلام بزبان انگریزی	۱۴۲
کتب علم الکلام	۱۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب جغرافیہ وعلوم عامہ	۱۳۵
کتب حوالہ جات انسائیکلوپیڈیا لغات وغیرہ	۱۲۲
کتب علم فقہ	۱۰۱
کتب ہومیوپیتھی	۹۵
کتب طب یونانی	۸۰
کتب متعلقہ کمیونزم	۷۵
کتب علوم مافوق العادات و عجائبات	۷۴
کتب ہیئت وحساب	۵۰
کتب بدھ مت	۵۰
کتب ایلوپیتھی	۳۶
کتب بر علیؓ وشیعیت	۳۵
کتب بہائیت	۳۵

(ماخوذ الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۶ء)

علمی زندگی کا آغاز

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے آپ کی دنیوی تعلیم کوئی زیادہ نہیں تھی اور اگر کچھ تھی بھی تو وہ نہ ہونے کے برابر تھی۔ چونکہ خدائی وعدوں کے مطابق آپ کا علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا دنیا پر واضح ہونا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے آپ کی تعلیم و تربیت کا خود انتظام کیا اور اپنے فضل سے ایسے حالات اور سامان پیدا فرمائے کہ آپ مطالعہ سے اپنے علمی دائرے کو وسیع کر سکیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت بھی وہ ڈالی جو معجزانہ قدرت کی آئینہ دار تھی۔ چنانچہ آپ کے علم کا دائرہ غیر معمولی طور پر نہایت تیزی سے پھیلتا چلا گیا حتیٰ کہ علمی لحاظ سے آپ نے غیر معمولی حیثیت اختیار کر لی۔

۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نے شرک کی تردید کے موضوع پر تقریر کی جو بعد میں چشمہ توحید کے نام سے شائع ہوئی۔ اس تقریر میں آپ نے ایسے مدلل طور پر شرک کی تردید کی کہ اپنے اور پرائے بھی دنگ رہ گئے۔ اسی سال آپ نے نوجوانوں کی ایک انجمن بنائی جس کا تشحیذ الاذہان نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ اس انجمن کے ذریعہ نوجوانوں کی علمی اور تربیتی ترقی مقصود تھی۔ اسی سال آپ نے تشحیذ الاذہان کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ جس کے پہلے شمارے پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے (جو بعد میں آپ کے شدید مخالف ہو گئے تھے) نے آپ کے مقالہ افتتاحیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:-

"اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادے ہیں۔ اور پہلے نمبر میں ۱۴ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کے قلم کا لکھا ہوا ہے جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطورِ ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔"

مزید لکھتے ہیں

"ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے۔ اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اگر ایک انسان افتراء کرتا ہے تو اگرچہ وہ باہر کے لوگوں سے اس افتراء کو چھپا بھی لے مگر اپنے ہی بیوی اور بچوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ اے بدقسمت لوگو! غور کرو کہ کیا مفتری کی اولاد جو اس کے افتراء کے زمانہ میں پرورش پائے ایسی ہوا کرتی ہے؟"

(ریویو آف ریلیجنز اردو مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۷-۱۱۸)

حضرت مصلح موعودؓ نے کئی سال تک تشحیذ الاذہان کی ادارت فرمائی۔

جب ان لوگوں نے جماعت کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اپنے مذموم مقاصد کی اشاعت کے لئے پیغام صلح اخبار جاری کیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت سے اخبار الفضل جاری فرمایا۔ جس نے اہلِ پیغام کی تمام سازشیں بے نقاب کر دیں اور جماعت احمدیہ کی راہنمائی کا پورا پورا حق ادا کیا۔ آپ کی قلم سے ایسے ایسے مضامین نکلے کہ بڑے بڑے لوگ آپ کی قابلیت اور فراست کا اعتراف کرنے لگے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آپ کے بارہ میں خدائی بشارت تھی کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ آپ نے ۱۹۴۴ء میں خدائی انکشاف کی بناء پر جب مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو اپنی تقریر میں فرمایا:-

"اسی کی طرف میری رؤیا میں اشارہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ خواب میں میں بڑے زور سے کہہ رہا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔"

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء)

پس جس شخص کا معلم خدا تعالیٰ خود ہو اس کے علم کا اندازہ محال ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا کے سب بڑے بڑے علوم پر اپنی کتب خطبات اور تقاریر میں بحث کی ہے اور بعض پر ایسی مدلل کتابیں لکھی ہیں کہ پڑھنے والا دنگ رہ جاتا ہے۔ آپ نے اس میدان میں جماعت احمدیہ ہی نہیں بلکہ دوسروں کی ایسی راہنمائی فرمائی کہ ان علوم کے ماہر بھی ایسی راہنمائی کرنے سے عاجز ہیں۔ دنیا کا کوئی علم ہو سیاسیات ہو یا قانون اخلاقیات ہو یا الٰہیات۔ نفسیات ہو یا علم طب، ایلوپیتھک طریق علاج ہو یا ہومیوپیتھک، فزکس ہو یا کیمسٹری، اقتصادیات ہو یا معاشیات عمرانیات ہو یا شہریت، علم ارتقاء ہو یا فلکیات، علم حساب ہو یا علم ہیئت۔ علم تاریخ ہو یا جغرافیہ، علم تفسیر ہو یا علم حدیث، علم فقہ ہو یا تصوف، موازنہ مذاہب ہو یا دنیاوی علوم، غرضیکہ کوئی ایسا علم نہیں جس کے متعلق آپ نے اپنے خطبات یا تقاریر اور تحریرات میں سیر حاصل بحث نہ کی ہو۔ آپ کے لٹریچر میں اتنی وسعت اور تنوع ہے کہ دنیا کے کسی مصنف کے لٹریچر میں اتنی وسعت اور تنوع کا ملنا محال بلکہ ناممکن ہے۔ ذیل میں حضور کی مختلف علوم پر کتب اور خطبات کا ذکر کرکے یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہی وہ محمود ہے جو اپنے کاموں سے پیشگوئی مصلح موعود کی ایک ایک شق کا مصداق ہے۔

علم الکلام

آپ نے اسلام کے بنیادی عقائد نہایت مدلل اور احسن پیرائے میں بیان فرمائے۔ آپ کا طرز بیان ایسا سادہ اور واضح اور بلیغ ہوتا کہ مشکل اور ادق مسائل بھی ایسی عام فہم زبان میں بیان فرماتے کہ عام آدمی بھی ان مسائل کو بآسانی سمجھ سکتا۔ آپ نے اسلام پر کئے جانے والے تمام اعتراضات کے ایسے مسکت اور مدلل جواب دیئے ہیں کہ اعتراض کرنے والے لاجواب ہوئے بغیر نہ رہے۔ آپ نے تقریباً ہر اہم مسئلہ پر قلم اٹھایا اور جس مسئلہ پر آپ نے بحث فرمائی اس مضمون کو کسی پہلو سے بھی تشنہ نہ رہنے دیا۔ اس سلسلہ میں آپ کے مضامین کتب اور تقاریر درج ذیل ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت۔
۲۔ ہستی باری تعالیٰ۔ ۳۔ تقدیر الٰہی۔
۴۔ ملائکۃ اللہ۔ ۵۔ حقیقۃ النبوۃ۔ ۶۔ مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ۔ ۷۔ مسئلہ زکوٰۃ۔
۸۔ نجات (تقریر)۔ ۹۔ نجات بجواب پادری میکلین۔ ۱۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تحفظ اور ہمارا فرض۔ ۱۱۔ تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات۔ ۱۲۔ اعمالِ صالحہ۔
۱۳۔ حق الیقین اور ہفوات المسلمین۔
۱۴۔ خزینۃ العلوم۔ ۱۵۔ دعوت علماء۔
۱۶۔ روحانی علوم۔ ۱۷۔ مجمع البحرین۔
۱۸۔ فتح اسلام۔ ۱۹۔ انوارِ خلافت۔
۲۰۔ برکات خلافت۔ ۲۱۔ خلافتِ حقہ اسلامیہ
۲۲۔ خلافتِ احمدیہ کے مخالفین کی تحریک۔
۲۳۔ خلافتِ راشدہ۔ ۲۴۔ منصبِ خلافت۔
۲۵۔ آسمانی نظام اور اس کا پس منظر۔
۲۶۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ ۲۷۔ احمدیت کا پیغام۔ ۲۸۔ احمدی غیر احمدی میں فرق۔
۲۹۔ تحقیقاتی عدالت میں بیان۔ ۳۰۔ حقیقۃ الامر۔ ۳۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ ۳۲۔ عقائد احمدیہ۔ ۳۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین شاہد۔
۳۴۔ سرزمین کابل کا تازہ نشان۔
۳۵۔ قادیانی مسئلہ کا جواب۔ ۳۶۔ نظام نو۔
۳۷۔ مسلمان وہ ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے۔ ۳۸۔ کون ہے جو خدا کے کاموں کو روک سکے۔ ۳۹۔ شرعی تعزیر کے متعلق اسلامی نظریہ۔ ۴۰۔ ندائے ایمان ملتانی۔
۴۱۔ ایک غلط بیانی کی تردید۔ ۴۲۔ اصولِ احمدیت۔ ۴۳۔ الموعود۔ ۴۴۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ ۴۵۔ انقلاب حقیقی۔
۴۶۔ فضائل القرآن۔ (باقی)

مثالی وقار عمل

مورخہ ۲۵ جنوری کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (دیہاتی) کے تحت ایک شاندار وقار عمل ہوا جس میں افراد جماعت نے مسجد احمدیہ (زیر تعمیر) پر ۵۴ فٹ طول ۱۸×۱۴ اینچ (لنٹر کا شہتیر) ڈالا گیا صبح آٹھ بجے کام شروع ہوا اور گیارہ بجے ختم ہوا اس وقار عمل میں بیس انصار اور پچیس ۲۵ خدام نے حصہ لیا بجری سیمنٹ اور ریت بھی انصار و خدام نے خود ہی ملایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس مسجد کی تکمیل میں ہمارا ممد ومعاون ہو اور مسابقت الی الخیر کی روح ہمارے اندر پیدا فرمائے (آمین)

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط ۱۹

سمندر اور قرآن حکیم

سمندر اور غذا

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

سمندر اور غذا

خوراک کا مسئلہ دنیا کے بہت بڑے حصہ میں فوری اہمیت کا حامل ہے۔ اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ ہر روز دنیا میں ۸۰ ہزار سے زائد بچے پیدا ہو رہے ہیں اور دنیا کی آبادی میں سالانہ تین کروڑ سے زائد کا اضافہ ہو رہا ہے موجودہ آبادی کا ۲۰۰۰ء میں دوگنا ہو جانے کا امکان ہے UNICEF کے اندازے کے مطابق اس وقت ۱۰ کروڑ بچے ایسے ہیں جو غذا کی قلت کے باعث خاص بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس رفتار سے دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اس رفتار سے غذائی پیداوار میں اضافہ نہیں ہو رہا اس لئے دنیا کے کئی ممالک میں غذا کی قلت بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں ایک تو یہ کہ جن زمینوں سے غلہ اگایا جاتا ہے وہ بہر حال محدود ہیں اور ان پر پہلے ہی کافی بوجھ پڑا ہوا ہے۔ ان میں اضافہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بنجر اور ویران علاقوں کو قابل کاشت بنایا جائے اور جو عوامل زمینوں کو ناقابل کاشت بناتے ہیں جیسے سیم و تھور وغیرہ ان پر قابو پایا جائے۔ سائنسدان اس طرف بھی توجہ کر رہے ہیں لیکن مستقبل قریب میں غذا کی قلت کا مسئلہ اس طرح حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ دوسرا پہلو زمین کے تعلق میں یہ ہے کہ جن زمینوں پر کاشت ہو رہی ہے ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جائے یہ کام کئی طریق پر ہو رہا ہے۔ زراعت میں مشینوں اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے صورت حال بہتر ہو رہی ہے لیکن یہ ترقی اس قدر تیز نہیں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

مغربی ممالک میں اس پریشان کن صورت حال کا یہ علاج تجویز کیا گیا ہے کہ پیدائش نسل کی شرح کو گھٹایا جائے چنانچہ خاندانی منصوبہ بندی کی طرف حکومتی سطح پر توجہ دی جا رہی ہے یہ تو تجربہ ہی بتلائے گا کہ آیا یہ علاج مؤثر اور کارگر ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم اس کی مؤید نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ تعالے رب العالمین ہے اس نے انسانی احتیاجوں کے لئے بہت سے سامان پیدا کئے ہیں جن میں سے بعض ظاہر اور بعض مخفی ہیں صحیح طریق یہ ہے کہ تحقیق و تفتیش سے غذا کے مسئلہ کو حل کیا جائے۔ ایک جگہ فرمایا۔

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ (حٰم سجدہ ۱۱)

اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے ہیں اور اس میں بڑی برکت رکھی ہے اور اس میں رہنے والوں کے کھانے پینے کے لئے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق بنا دیا ہے۔ اب اس برکت کو پانا اور زمین کی صلاحیتوں سے پورا فائدہ اٹھانا بڑی حد تک عقل و دانش اور محنت و تدبر پر موقوف ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرہ ۱۶۲)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جس نے سات بالیں اگائی ہوں اور ہر بال میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا ہے اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بتلایا گیا ہے کہ ایک دانہ سے سات سو گنا دانے پیدا کئے جا سکتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پیداوار کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

اب جہاں یہ چیز خدا تعالے کے فضل پر موقوف ہے وہاں محنت و کاوش پر بھی منحصر ہے۔ اللہ تعالے نے تو ہمت دلائی ہے کہ مایوسی کو پاس نہ آنے دو اس کی ایک صفت واسع اور ایک صفت علیم ہے۔ وہ ضرورت کے مطابق وسعت کے سامان پیدا کرنے پر قادر ہے اور علیم ہونے کے لحاظ سے اسے پتہ ہے کہ ضروریات کس طرح بڑھ رہی ہیں۔ اسی کے مطابق اس کی شان ربوبیت بھی جلوہ گر ہوتی چلی جاتی ہے پس یہ احمقانہ خیال ہے کہ افزائش کو روک کر غذائی مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی جیسا کہ آج کل اس کا مفہوم سمجھا جاتا ہے قتل اولاد کے مترادف ہے اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ قرآنی آیت۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا (النحل ۱۵)

اور اس نے سمندر کو بھی تمہاری خدمت پہ لگا رکھا ہے تاکہ تم اس میں سے (مچھلی کا) تازہ گوشت کھاؤ۔ اس سے یہ واضح ہے کہ غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں ایک چیز جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ سمندر کی طرف رجوع کیا جائے خدا نے اسے تازہ گوشت مہیا کرنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے یہ خدائی وعدہ ہے اس نے گندم یا مکئی کا ذکر نہیں کیا بلکہ غذا کے سلسلہ میں مچھلی کے تازہ گوشت کا ذکر کیا ہے۔ اس وعدہ الٰہی سے سمندر کی اہمیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے بالخصوص مچھلی کے گوشت کو اسے کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۵۷ء میں دنیا بھر میں دو کروڑ نوّے لاکھ ٹن (تقریباً اسی کروڑ من) غذا سمندر سے حاصل کی گئی۔ اس میں سے مچھلی کی مقدار دو کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن تھی خوردنی صدفیے ۲۰ لاکھ ٹن جھینگے ۸ لاکھ ٹن اور دوسری اشیاء ۷۰ ہزار ٹن تھیں اس کے علاوہ ۵ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن صرف الجی تھی جو کھانے کے کام آسکتی ہے اگر دنیا کی آبادی تین ارب سمجھی جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص کے حصہ میں سالانہ ۵ سیر بحری غذا آئی۔ اب دنیا کی توجہ سمندر کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں تقریباً ۵ کروڑ ٹن مچھلی پکڑی گئی گویا دس سال کے عرصہ میں پکڑی جانے والی مچھلی کی مقدار دوگنا ہو گئی۔ ماہرین بحریات کا اندازہ ہے کہ اس وقت جس قدر مچھلی پکڑی جاتی ہے وہ سمندر میں پائی جانے والی غذا کا ایک نہایت ہی قلیل بلکہ ناقابل ذکر حصہ ہے۔ اندازہ ہے کہ سالانہ ایک کھرب ٹن (ایک ٹن = ۲۸ من) غذا باسانی حاصل کی جا سکتی ہے ان معلومات کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر اس خزانہ سے استفادہ کرنے کی کوششیں بروئے کار آ رہی ہیں۔ کہیں الیکٹرانک طریق پر مچھلی گاہوں کا پتہ لگایا جاتا ہے کہیں بجلی کے ذریعہ مچھلیوں کو پکڑا جاتا ہے کہیں زیر آب خلا پیدا کر کے مچھلیوں کو گھیرا جاتا ہے کہیں نئی یا خاص قسم کی مچھلیوں کی پرورش کی جاتی ہے اور ان کی حفاظت اور افزائش نسل کا انتظام ہوتا ہے کہیں بحری صدف یعنی کائی کی فصلیں تیار کی جاتی ہیں غرض اب کئی ذرائع ایسے اختیار کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ غذائی مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت ۵ لاکھ کشتیاں اور جہاز مچھلیوں کے شکار میں حصہ لیتے ہیں اگرچہ ان کے ذریعہ جو مچھلی [illegible] معقول ہے لیکن اس قدر مچھلی کے پکڑے جانے سے سمندر کی آبادی میں کوئی کمی نہیں آتی مچھلیوں کی اکثر اقسام ایسی ہیں جو ہزاروں لاکھوں انڈے دیتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں سے بہت سے بحری جانوروں کی غذا بن جاتے ہیں لیکن پھر بھی قدرت نے ان کی نسل کی افزائش کا بہت اہتمام کیا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ سمندر سے اور زیادہ مچھلی حاصل نہ کی جا سکے۔ اس کے لئے جہازوں اور کشتیوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے مچھلی گاہیں تلاش کی جا سکتی ہیں اور مچھلیوں کی افزائش نسل پر توجہ دی جا سکتی ہے۔ جہاں تک نئی مچھلی گاہوں کی تلاش کا تعلق ہے دسویں قسط میں اس امر کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ گونج پیمائی کے ذریعہ سمندروں کی گہرائی یا کسی ٹھوس چیز کی زیر آب موجودگی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے اسی طریق پر مچھلیوں کے گروہوں کا بھی آسانی سے علم ہو جاتا ہے اب ہوائی جہازوں میں ریڈار لگا کر بھی ان کا پتہ لگایا جاتا ہے بشرطیکہ وہ زیادہ گہرائی پر نہ ہوں اس کے علاوہ انفرا ریڈ ڈیٹیکٹر (INFRARED DETECTOR.)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور نہایت قیمتی آلہ ہے جو اس سلسلہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے ذریعہ گرم پانی کی رو کا جو مچھلیوں کو بہت پسند ہے علم ہوتا ہے ہوائی جہازوں کے علاوہ مصنوعی سیارے جو ہر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد زمین کا چکر لگاتے ہیں مچھلیوں کی شناخت اور ان کے مقام کی تعین کے لئے استعمال ہونے لگے ہیں ان میں بھی ریڈار اور انفرا ریڈ ڈیٹیکٹر لگے ہوتے ہیں اور وہ وسیع علاقے میں وہی کام کرتے ہیں جو ہوائی جہاز محدود جگہ میں کرتے ہیں ۔

مچھلیاں پکڑنے کے طریقوں میں بھی اب جدت پیدا ہو رہی ہے جال پھینک کر مچھلیاں پکڑنے کا طریق تو بہت قدیم سے چلا آرہا ہے اور اب بھی استعمال ہو رہا ہے لیکن مچھلیوں کو پھانسنے کے نئے طریق بھی استعمال ہونے لگے ہیں ۔ سائنسی تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ مچھلیاں برقی رو کی طرف کھینچی چلی آتی ہیں اس خصوصیت کو ان کے پکڑنے میں استعمال کیا جانے لگا ہے ۔ اس غرض کے لئے جہاز پر ایک برقی جنریٹر لگا ہوتا ہے ۔ ایک برقیرہ جہاز سے کچھ فاصلہ پر پانی کے اندر عین اس کے نیچے کی جانب رکھا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وقفہ وقفہ سے برقی رو چھوڑی جاتی ہے جو پانی میں پھیل جاتی ہے جہاز کے پیندے پر ایک پائپ لگایا جاتا ہے جو دوسرے برقیرے کے اوپر اس کے قریب تک پہنچتا ہے ۔ جب مچھلیاں برقی رو کو محسوس کرتی ہیں تو وہ برقیرے کی طرف خود بخود کھینچی چلی آتی ہیں جب وہ برقیرے کو مس کرتی ہیں تو برقی صدمہ سے ہلاک ہو جاتی ہیں اور پائپ کے ذریعہ انہیں جہاز کے اندر کھینچ لیا جاتا ہے ۔ جو کام جالوں کے ذریعہ گھنٹوں میں ہوتا ہے وہ اس ترکیب سے منٹوں میں ہو جاتا ہے ایک تجربہ کے دوران دو ہزار پونڈ مچھلیاں ۵ منٹ کے قلیل عرصہ میں جہاز کے اندر پہنچ گئیں ۔ پھر اس انتظام پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا اور ۵۰۰ کلو واٹ سے کم قوت کا جنریٹر بھی کام دے جاتا ہے ۔

مچھلیوں کی پرورش

اس زمانہ میں مچھلیاں پکڑنے کے طریقوں میں جو ترقی ہوئی ہے اس کے باوجود کھلے سمندروں میں مچھلیاں پکڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی زمانہ میں انسان غذائی پودوں کی تلاش میں مارا مارا پھرتا تھا ۔ لیکن جب انسان نے پودوں کی پرورش کے طریقے دریافت کر لئے تو کم محنت سے زیادہ تعداد میں غذا دستیاب ہونے لگی ۔ اسی طرح اگر ہم مچھلیوں کی پرورش محدود پانیوں میں کریں اور ان کی مناسب نگہداشت کریں مناسب غذائیں اور حالات فراہم کریں تو بہت زیادہ مچھلیاں بڑی سہولت سے حاصل ہو سکتی ہیں ۔

مچھلیوں کی پرورش کا کام نیا نہیں مشرقی ممالک میں اس میں کافی ترقی ہوئی ہے مثال کے طور پر تائیوان ۔ (فارموسا) کے ساحلوں پر ۱۲۰۰ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے مچھلی پکڑی جاتی ہے اور [illegible] کئی مرتبہ مچھلیاں پکڑنے کا کام ہوتا ہے گویا کئی فصلیں تیار ہوتی ہیں ۔ جاپان اس معاملہ میں دنیا بھر میں سب سے آگے ہے ۔

خشکی پر فی ایکڑ پیداوار سے مقابلہ کرتے ہوئے سائنسدان کا خیال ہے کہ اگر ہم نمکین پانی والے تالاب پر اسی قدر توجہ دیں جتنی زمینی پیداوار پر صرف کی جاتی ہے یعنی مچھلی کی اچھی قسم کا انتخاب کریں اسکی غذا اور افزائش نسل کا خیال رکھیں اور موذی جانوروں سے اسے محفوظ رکھیں تو خشکی کے مقابلہ میں فی ایکڑ تین گنا پیداوار باآسانی ہو سکتی ہے ۔ یہ تو موجودہ علم کے لحاظ سے ہے لیکن اگر اس میدان میں کافی تحقیقات کی جائے تو پیداوار میں اس سے کہیں زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے ۔

ایک سوال اس سلسلہ میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ مچھلی گاہیں کہاں ہونی چاہئیں؟ جہاں سمندر قریب ہو وہاں تالابوں میں پانی سہولت سے آ سکتا ہے ۔ بعض ساحلی علاقوں میں جب پانی لہروں کے ذریعہ اوپر چڑھ آتا ہے تو اس کو واپس جانے سے روکا جا سکتا ہے ۔ سادہ تالابوں کے لئے تو بند باندھے جاتے ہیں لیکن جہاں کھاڑیاں ہوں اور سمندر کے پانی پر بند باندھنا بہت خرچ چاہتا ہو وہاں عموماً مچھلیوں کی پرورش نہیں کی جاتی تاہم انجینئروں نے ایسے مقامات کے لئے بھی بعض مفید تجاویز پیش کی ہیں مثلاً ایک یہ ہے کہ درمیان میں ایک برقی مزاحمت حائل کی جا سکتی ہے تا کہ مچھلیاں اس کو عبور نہ کر سکیں اسی طرح ڈرانے والی آوازیں بھی مچھلیوں کو دور رکھنے کے کام میں لائی جا سکتی ہیں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ مشاہدہ سے پتہ چلا ہے کہ مچھلیاں ہوا کے بلبلوں سے گھبراتی ہیں اس خصوصیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راستے میں ایک سوراخ دار پلاسٹک کا پائپ رکھا جا سکتا ہے اگر دباؤ کے تحت ہوا اس میں سے گذاری جائے تو بہت سے بلبلے پیدا ہونگے اور مچھلیاں اس مقام کو عبور کرنے کی کوشش نہیں کریں گی ۔

کھلے سمندر کے بعض حصوں کو بھی اس قسم کے پاڑوں کے ذریعہ پرورش گاہوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور ہزارہا ایکڑ میں مچھلیوں کی پرورش کا کام جاری رکھا جا سکتا ہے ۔ اس غرض کے لئے موزوں مقامات پر تیرتے ہوئے مچان تیار کرنے پڑیں گے اور مناسب رقبہ کو پرورش گاہ کے طور پر گھیرنا ہوگا ان میں تو پوری فیکٹریاں قائم ہو سکتی ہیں جہاں سے مناسب غذاؤں نگرانی اور حفاظت اور آواز یا کیمیائی طریقوں سے کشش کے سامان مہیا کئے جا سکتے ہیں ۔ ایک محقق نے یہ مشاہدہ کیا کہ ڈوبے ہوئے جہازوں میں مچھلیاں رہائش پذیر ہو جاتی ہیں اس لئے اس کی تجویز ہے کہ سمندر کے پیندے پر محفوظ پرورش گاہیں ان کے لئے تیار کی جا سکتی ہیں اس کا خیال ہے کہ اگر کنکریٹ کی کئی منزلہ عمارات بنائی جائیں تو ہر منزل میں الگ الگ قسم کی مچھلیوں کا کام لیا جانا ممکن ہے ایسی عمارت میں پائپوں کے ذریعہ مناسب غذائیں پہنچائی جا سکتی ہیں ۔

ایٹمی توانائی کا استعمال

اگرچہ ہم تحقیقات اور محنت سے مچھلیوں کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہی کیوں نہ کر لیں پھر بھی ایک مشکل حل طلب رہتی ہے اور وہ ہے جراثیم سے حفاظت دور کے مقامات پر مچھلیوں کو پہنچانے میں کافی وقت لگتا ہے اور ہر جگہ ان کی حفاظت کا مناسب انتظام موجود نہیں ہوتا ۔ اس لئے اس غذائی ذخیرہ سے خاطر خواہ طور پر استفادہ نہیں کیا جا سکتا ۔

اس مشکل کا حل ایٹمی توانائی ہے اس کی مدد سے نہ صرف دور افتادہ مقامات تک بھی غذا پہنچ سکتی ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی بجائے منجمد غذا کے تازہ مچھلی تازہ جھینگے وغیرہ سارا سال مہیا کئے جا سکتے ہیں ۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ تابکار کوبالٹ یعنی کوبالٹ ۶۰ میں سے ایک قسم کی غیر مرئی شعاعیں نکلتی ہیں جن کو سائنس کی زبان میں گاما شعاعیں کہتے ہیں یہ ایکسریز کی طرح ہوتی ہیں لیکن ان کا طول موج ایکسریز سے بھی کم ہوتا ہے یہ شعاعیں جراثیم کو بالکل ہلاک کر دیتی ہیں یا ۹۹ فیصد ان کے عمل کو زائل کر دیتی ہیں ابتداء میں گوشت کو زیادہ طاقتور ایکسریز کے ذریعہ جراثیم سے پاک کرنے کا طریقہ دریافت ہوا تھا لیکن اس سے ذائقہ میں بھی فرق پڑ جاتا تھا کوبالٹ ۶۰ کے ذریعہ ذائقہ میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تجربات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ ریفریجریٹروں میں رکھے کی نسبت کوبالٹ ۶۰ کی اشعاع سے مچھلیاں اور غذائیں تین گنا زیادہ لمبے عرصہ تک محفوظ رہتی ہیں اور اشعاع سے غذا پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا کینیڈا میں ایک ایسا تجرباتی اشعاع گر تیار کیا گیا ہے جو ٹرک پر بھی رکھا جا سکتا ہے اور سمندر میں بھی بھجوایا جا سکتا ہے ۔

مچھلی کا آٹا

دنیا میں پرانی غذاؤں کی جو کمی ہے اس کے لئے مچھلی کا آٹا جس میں پروٹین کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے نہایت مفید ہے امریکہ کے ایک تحقیقاتی ادارے نے پوری پوری مچھلی سے آٹا تیار کرنے کا طریقہ دریافت کیا ہے ۔ اس کی غرض کے لئے ہر قسم کی مچھلی استعمال کی جا سکتی ہے یہ آٹا بے ذائقہ اور بے بو ہوتا ہے اور عام آٹے سے مشابہ ہوتا ہے ۔ یہ دودھ کی طرح مائع اور نیم ٹھوس یعنی لئی یا پیسٹ (PASTE) کی شکل میں بھی تیار ہوتا ہے ۔ غذائی اعتبار سے یہ اتنا ہی اچھا ہے جتنا انڈے دودھ یا گوشت لیکن اس کی قیمت مذکورہ اشیاء کی نسبت بہت ہی کم ہوتی ہے ۔

تجربات سے پتہ لگا ہے کہ ایک پونڈ پر صرف تین سنٹ (CENT) لاگت آتی ہے اس آٹے کو عام آٹے کی طرح مختلف طریق پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا دوسری غذاؤں کے ساتھ بطور اضافی غذا کے استعمال کر سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو لوگ مچھلیاں نہیں کھاتے وہ بھی اسے آٹے کی شکل میں جو بے بو ہوتا ہے استعمال کر سکتے ہیں ۔ ۶ پونڈ مچھلی سے ایک پونڈ آٹا تیار ہو جاتا ہے ۔ (باقی)

پتہ درکار ہے

مکرم غلام رسول صاحب ولد فضل دین صاحب ساکن ربوہ حال لاہور وصیت نمبر ۹۷ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو اپنا مکمل موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپردازان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیات کو وصیت کے سلسلہ میں رجسٹرڈ چٹھیاں بھجوائی گئی تھیں۔ مگر عدم پتہ کی وجہ سے رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہوگئی ہیں۔ اب بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو ان موصیات کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ موصیات خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

۱۔ صغراں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب وصیت ۲۱۱۹۴ لاہور
۲۔ حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد ادریس صاحب وصیت ۲۰۱۶۴ لاہور
۳۔ بخت دری صاحبہ زوجہ احمد علی صاحب وصیت ۲۰۴۱۹ چک ۶۹/R.B
۴۔ اللہ دی صاحبہ زوجہ عطا محمد صاحب وصیت ۲۰۴۷۵ نوینکے ضلع گوجرانوالہ
۵۔ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب وصیت ۱۷۰۳۶ چک ۹۰/۱۲.L ضلع ساہیوال
۶۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد دین صاحب خادم وصیت ۱۷۰۷۹ کراچی
۷۔ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب وصیت ۱۷۶۳۲ نقیر ملی گمبٹ ضلع خیرپور
۸۔ سعیدہ بیگم صاحبہ معرفت افتخار علی صاحب قریشی وصیت ۱۷۶۵۵ اسمن آباد لاہور
۹۔ حسین مائی صاحبہ زوجہ چوہدری نور ماہی صاحب وصیت ۱۷۸۱۲ چک ۹۵ شمالی ضلع سرگودھا
۱۰۔ نور بیگم صاحبہ زوجہ میاں ضیاء الدین صاحب وصیت ۱۸۱۲۶ ساہیوال
۱۱۔ رمضان بی بی صاحبہ زوجہ محمد انور احمد صاحب وصیت ۱۸۵۲۵ کنری ضلع تھرپارکر سندھ
۱۲۔ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ فضل احمد خان صاحب وصیت ۱۸۹۴۹ چک ۱۱۸ گ ب ضلع فیصل آباد
۱۳۔ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ عبدالکریم صاحب وصیت ۱۹۰۰۹ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۱۴۔ لہیب بی بی صاحبہ زوجہ میاں نواب دین صاحب وصیت ۱۹۰۱۳ گھنوکے ججہ سیالکوٹ
۱۵۔ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب وصیت ۱۹۳۴۲ کراچی
۱۶۔ منورہ رفعت صاحبہ بنت بابو عنایت اللہ صاحب وصیت ۱۹۵۲۲ کراچی
۱۷۔ مقبول بیگم صاحبہ بیوہ ماسٹر بشیر احمد صاحب مرحوم وصیت ۱۹۷۳۲ سرگودھا
۱۸۔ بی بی جٹو صاحبہ زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب وصیت ۲۰۳۰۲ چوہڑ اسنگھ شیخوپورہ
۱۹۔ امۃ القیوم صاحبہ معرفت چوہدری بشیر احمد صاحب وصیت ۱۸۸۹۴ بلک روڈ ملتان

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم جنوری تا ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء اس دور میں صرف ۵۷،۳۷۲۲ چندہ وصول ہوا ہے جو بہت ہی کم ہے اس رقم کو شامل کر کے اس وقت تک اس چندہ کی کل وصولی ۴۱۳۲۳۰/= روپے ہو چکی ہے اس کے برعکس مہمان خانہ پر کل خرچ ۴۵۶۲۵۰/= ہوئے ہیں اور ابھی بعض ضروری کام ہونا باقی ہیں۔ اس لحاظ سے ۴۳۰۲۰/= روپے ابھی لجنات نے ادا کرنے ہیں تا خرچ پورا ہو۔ مہمان خانہ کا صحن پکا کروانا ہے کچھ غسل خانے اور بیڑ بن مزید تعمیر ہونی ہیں اس لئے تمام لجنات اس چندے کی طرف خصوصی توجہ دیں ۳۰۰/= یا اس سے زائد روپے دینے والی بہن کے نام بطور یادگار اور دعا عمارت پر سامنے کندہ کروائے جا رہے ہیں جس نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ اب لے لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ محمودہ اختر صاحبہ آف گنج مغل پورہ ۲ فروری کو پتے کی شدید تکلیف کے بعد ریلوے ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھیں ہر عام و خاص کے بارے میں ہمدردی کے جذبات رکھتی تھیں۔ ملنسار تھیں خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر اکثر لبیک کہتی تھیں احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے ہاں اعلیٰ جگہ عطا کرے اور ہم سب غم زدوں کو یہ صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے مرحومہ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی (انیس احمد خان سب انجینئر ریلوے لاہور)

ضروری اعلان

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف محفوظ کرنا مد نظر ہے حضورؓ کی بہت سی تصانیف دستیاب نہیں ہو رہیں جو دوست حضورؓ کی تصانیف ہدیۃً یا قیمتاً دفتر ہذا کو مہیا فرما سکتے ہوں تو شکریہ کے ساتھ حسب ضرورت کتب قبول کی جائیں گی۔

احباب جو کتب پیش کر سکتے ہوں ان کے ناموں سے مطلع فرمائیں تاکہ ضرورت کے مطابق ان سے طلب کر لی جائیں جزاکم اللہ تعالیٰ۔

قبل ازیں ایسے اعلان پر مکرم میجر ریٹائرڈ محمد یوسف صاحب بقاپوری نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانچ کتب ہدیۃً پیش کر دی تھیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر احباب کی خدمت میں مزید پیش کش کے سلسلے یاد دہانی عرض ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ایصال ثواب

ابھی حال ہی میں ایک مخلص دوست مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (ہومیو) کی بیگم صاحبہ ایک حادثہ کے باعث جاں بحق ہوئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے اکلوتے بیٹے عزیز رشید محمد صاحب ارشد جو ایم بی بی ایس کے طالب علم ہیں مرکز میں تشریف لا کر مرحومہ کی طرف سے ۱۰۰۵/۱۶ روپے تحریک جدید اور تعمیر مساجد کی مدات میں رقم جمع کروا گئے ہیں۔ ایک ہزار روپیہ کی رقم دینے کے بعد ۵/۱۶ روپے مزید دیا اور بیان کیا کہ یہ مرحومہ کی جیب سے پیسے نکلے تھے تو یہ بھی تعمیر مساجد میں پیش ہیں۔

اس عظیم صدمہ پر اس خاندان کی طرف سے جو صبر و رضا کی نیک مثال دیکھنے میں آئی ہے وہ بڑی قابل قدر ہے اور ایصال ثواب کا جذبہ بھی قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے مالا مال رکھ کر حسنات دارین عطا فرمائے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک قابل تقلید نمونہ

مجلس اطفال الاحمدیہ "[illegible]" ربوہ نے مختلف حلقہ جات کے اطفال الاحمدیہ سے رقم اکٹھی کر کے "مد نادار مریضان" برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ جمع کروائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار ان بچوں کے لئے دعا کرتا ہے جنہوں نے اس طرح پیسے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔ دوسری مجالس کے اطفال بھی اس طرح رقوم جمع کروائیں اور اس قسم کا نمونہ پیش کریں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تصحیح

الفضل مجریہ ۷ فروری ۱۹۸۰ء کے صفحہ ۶ پر "دعائے مغفرت" کے زیر عنوان اعلان میں ایک فقرہ سہو کتابت سے غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح فقرہ یہ ہے۔

"مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا دو بیٹیاں چار پوتے ایک پوتی دو پڑپوتے ایک پڑپوتی اور سات نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ (احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا

مورخہ یکم فروری بروز جمعہ خاکسار کو کار کے حادثہ کی وجہ سے شدید چوٹ آگئی ہے احباب جماعت میری کامل و عاجلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (اعجاز الٰہی قمر موٹر ٹکٹنگ نشان موٹرز اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جو درست نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ٥ (سورۃ روم آیت ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے :۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥

(سورۃ سبا آیت ۴۰)

یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اور دے گا۔ اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ ادا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح اور تقریب رخصتانہ

(۱) مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعرات کو دن کے بارہ بجے خاکسار کی بہن آنسہ عارفہ نسرین بنت سید محمود الحسن صاحب کراچی کا نکاح یونائیٹڈ بنک لطیف آباد برانچ کے آفیسر عزیزم مرزا منور احمد ابن جناب مرزا مبارک احمد ولد حضرت مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ مقیم کراچی نے ماڈرن پیلس سخی حسن کراچی میں پڑھا۔ اور دُعا کروائی۔ رخصتانہ کے وقت مکرم بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے دُعا کروائی۔ بارات شام کو مغرب کے وقت بخیریت حیدرآباد واپس پہنچ گئی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

(مرزا مظفر احمد ایم اے ایل ایل بی حیدرآباد سندھ)

(۲) میرے بیٹے عزیزم مسعود احمد کا نکاح عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر کے ساتھ مبلغ ۳۰،۰۰۰/- (تیس ہزار روپیہ) حق مہر پر محترم انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی نے مورخہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا اور رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی۔

عزیزم مسعود احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کا پوتا اور عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ حضرت مولوی مہر الدین صاحب یکے از ۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم ڈاکٹر ظفر حسین صاحب کی نواسی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں

(چوہدری محمود احمد مکان نمبر ۵۱۵/C لالہ رُخ کالونی واہ کینٹ ضلع راولپنڈی)

خوشخبری

کینٹ۔ صدر۔ دھرم پورہ۔ آر اے بازار اور گردونواح کے احباب کے لئے

آپ کی خدمت میں پیش ہیش آپ کی اپنی دوکان

ملک میڈیکل اینڈ جنرل سٹور

۴۴۲ بی شفیع روڈ لاہور کینٹ نزد تھانہ شمالی صدر۔ (گول چکر)

ہمارے ہاں ادویات، کاسمٹکس، ہوزری اور جنرل سٹور کی دیگر اشیاء دستیاب ہیں۔ خدمت کا موقع دیں

تیزی سے آگے بڑھنے کا زمانہ شروع ہو گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں احباب جماعت سے فرماتے ہیں :۔

"آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا زمانہ آہستہ آہستہ پیچھے رہ گیا اور تیزی سے آگے بڑھنے کا زمانہ شروع ہو گیا.... ہر کام کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کام کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے"

وقفِ جدید کا ۲۳ واں سال شروع ہو چکا ہے اور احباب اور جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی مہم تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

آپ بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور غلبۂ اسلام کی اس مبارک مہم میں تیزی سے آگے بڑھنے والوں میں شمولیت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے بیٹے عزیزم چوہدری محمد سمیع طاہر ایم۔ اے بی ایڈ کو ۱۹/۱/۸۰ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "علی" رکھا گیا ہے۔ قارئین الفضل سے اپنے پوتے کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر سے خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔ نومولود چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم کا پوتا اور مکرم کیپٹن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف دھلور یہ کا نواسہ ہے۔ عزیزم طاہر کی پہلے ایک بیٹی رافیہ ہے۔ اس کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(رشیدہ بیگم شکیلہ بنت محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کھاریاں ضلع گجرات)

درخواست دُعا

محترمہ تنویر کوثر صاحبہ بنت چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم بھڈال ضلع سیالکوٹ اپنے بھائیوں کی صحت و سلامتی اور کاروبار کی ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ جملہ بزرگان سلسلہ ان کے لئے دُعا فرما دیں۔

(عباد اللہ گیانی)

مفت

ضلع سیالکوٹ کے مستحق احباب الفضل کا خطبہ نمبر مفت جاری کروانے کیلئے ہماری طرف رجوع فرما دیں۔

دھوپ اور نظر کے معیاری عینک سازنہ

سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس بانو بازار سیالکوٹ

فون نمبر ۵۷۱۴

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز اور بارعایت معیاری چشمہ حاصل کریں۔

سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس بانو بازار سیالکوٹ

فون نمبر ۵۷۱۴

فون ۳۸۲۲

سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے

"الحمرا اسٹیٹس"

۶۹۹۔ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پروپرائیٹرز۔ خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

سورج گرہن

۱۶ فروری ایک بجکر چالیس منٹ سے چار بجکر چالیس منٹ تک ہو گا۔

احتیاطی تدابیر

(۱) گرہن کے دوران سورج کی طرف ہرگز نہ دیکھا جائے

(۲) گرہن کو پانی میں یا عینک وغیرہ کے ذریعہ دیکھنے کی کوشش بھی نہ کی جائے۔

(۳) بچوں کو گرہن کے وقت کمروں میں رکھا جائے۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷۔ ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴